www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○ سورہ نجم 4,3:27

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ تا حدیث نمبر ۳۳۴۸۷

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: مصنف ابن ابی شیبہ (جلد نمبر ۹)

مترجم: مولانا محمد اویس سرور حفظہ اللہ

ناشر: مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

ہمارے ادارے کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں! حضرت نے فرمایا پوچھیے، فرمایا کہ ایک تُبّع کے بارے میں کہ کون تھے؟ اور عزیر کے بارے میں کہ کون تھے؟ اور سلیمان علیہ السلام کے بارے میں کو انہوں نے ہدہد کو کیوں تلاش کیا؟

انہوں نے فرمایا کہ تُبّع عرب کے ایک آدمی تھے، لوگوں پر غالب آ گئے اور بہت سے عیسائی علماء کو پکڑ لیا اور ان سے بات چیت کرتے، ان کی قوم کہنے لگی کہ تُبّع نے تمہارا دین چھوڑ دیا اور غلاموں کی اتباع کر لی، چنانچہ تُبّع نے ان غلاموں سے کہا کہ تم سن رہے ہو کہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان آگ فیصلہ کرے گی اور وہ جھوٹے کو جلا دے گی اور سچا نجات پا جائے گا، وہ کہنے لگے ٹھیک ہے، چنانچہ تُبّع نے ان غلاموں سے کہا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ، چنانچہ وہ اس میں داخل ہوئے تو آگ نے ان کے چہروں کو جھلسا دیا، اور وہ واپس پلٹ گئے، وہ کہنے لگا کہ تمہیں داخل ہونا پڑے گا، چنانچہ وہ اس میں داخل ہوئے، جب اس کے درمیان پہنچ گئے تو آگ نے ان کو گھیر کر جلا دیا، اس پر تُبّع اسلام لے آئے اور وہ نیک آدمی تھے۔

اور عزیر تو ان کا قصہ یہ ہے کہ جب بیت المقدس ویران ہو گیا اور علم مٹ گیا اور توراۃ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا، تو وہ پہاڑوں میں اکیلے رہتے تھے، اور ایک چشمے پر جا کر اس سے پانی پیا کرتے تھے، ایک دن اس پر آئے تو ایک عورت ان کو دکھائی دی، جب آپ نے اس کو دیکھا تو واپس پلٹ گئے، جب آپ کو پیاس نے تکلیف میں ڈالا تو آپ دوبارہ آئے، دیکھا کہ عورت رو رہی ہے، آپ نے فرمایا کہ تم کس پر رو رہی ہو؟ کہنے لگی میں اپنے بیٹے پر رو رہی ہوں، آپ نے فرمایا کیا وہ تمہیں رزق دیتا تھا؟ کہنے لگی نہیں، آپ نے فرمایا کیا اس نے کچھ پیدا کیا تھا؟ کہنے لگی نہیں، آپ نے فرمایا کہ پھر تم اس پر مت رو، وہ کہنے لگی آپ کون ہیں؟ کیا آپ اپنی قوم کے پاس جانا چاہتے ہیں؟ اس چشمے میں داخل ہو جائیے آپ ان کے پاس پہنچ جائیں گے، چنانچہ آپ اس میں داخل ہو گئے، آپ جتنا داخل ہوتے جاتے آپ کے علم میں اضافہ ہوتا رہتا، یہاں تک کہ آپ اپنی قوم کے پاس پہنچ گئے، اور اللہ نے آپ کا علم آپ پر لوٹا دیا پھر آپ نے توراۃ کا احیاء کیا، اور علم کو زندہ کیا، اس کے بعد عبداللہ بن سلام نے فرمایا یہ حضرت عزیر کا قصہ ہے۔

رہے حضرت سلیمان علیہ السلام، تو وہ ایک جگہ سفر میں ٹھہرے اور ان کو پانی کی دوری کا علم نہ تھا، آپ نے پوچھا کہ اس کا کس کو علم ہے؟ لوگوں نے بتا دیا کہ ہدہد کو، اس وقت آپ نے اس کو تلاش کیا۔

(١٥) مَا ذُكِرَ فِي أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضى الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں ذکر کی گئی ہیں

(٣٢٥٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خُلَّتِهِ غَيْرَ أَنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ صَاحِبَكُمْ خَلِيلاً ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلاً لاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلاً ، إِلاَّ أَنَّ وَكِيعًا قَالَ : مِنْ خِلِّهِ.

(٣٢٥٨٦) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں ہر دوست کی دوستی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بیزار ہوں مگر یہ کہ بلاشبہ اللہ نے تمہارے ساتھی کو دوست بنایا ہے۔ اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دوست بنایا۔ اور حضرت وکیع رضی اللہ عنہ نے من خله کے الفاظ نقل فرمائے ہیں۔

(۳۲۵۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الجد : أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ خَلِيلاً لاتَّخَذْتُهُ ، فَقَضَاهُ أَبًا.

(بخاری ٣٦٥٦۔ دارمی ۲۹۱۰)

(۳۲۵۸۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جَدّ کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ وہ شخص جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں اس امت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے باپ کے حق میں فیصلہ فرمایا۔

(۳۲۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَوْنَ مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الطَّالِعَ فِي الأُفُقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا. (ترمذی ۳۶۵۸۔ احمد ۲۷)

(۳۲۵۸۸) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں بلند درجے والے لوگوں کو اُن سے نچلے طبقہ والے لوگ ایسے ہی دیکھیں گے جیسے تم لوگ آسمان کے کنارے میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو۔ اور بلاشبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہوں گے اور اچھی زندگی میں ہوں گے۔

(۳۲۵۸۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ ، فَقَالَ : إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلاً لاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ ، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلاَمِ وَمَوَدَّتُهُ ، لاَ يَبْقَى فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلاَّ سُدَّ إِلاَّ بَابَ أَبِي بَكْرٍ.

(بخاری ۳۹۰۴۔ مسلم ۱۸۵۵)

(۳۲۵۸۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب فرمایا: اور کہا: یقیناً لوگوں میں سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے اپنی محبت اور مال کے اعتبار سے ابوبکر ہیں۔ اگر میں لوگوں میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو دوست بناتا لیکن ان سے اسلامی اخوت اور محبت ہے۔ اور مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیے جائیں سوائے ابوبکر کے دروازے کے۔

(۳۲۵۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ : هَلْ أَنَا وَمَالِي إِلاَّ لَكَ يَا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُولَ اللهِ. (ترمذی ۳۶۶۱۔ احمد ۲۵۳)

(۳۲۵۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا ابو بکر کے مال نے نفع پہنچایا۔ راوی فرماتے ہیں: یہ بات سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ پھر فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اور میرا مال تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہی ہے!

(۳۲۵۹۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَشْعَثَ بن أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا لَهُمْ قَالَ : شَهِدْتُ صَلاَةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ : رَأَيْت أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي الْبَارِحَةَ وُزِنُوا ، فَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ فَوَزَنَ ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ فَوَزَنَ. (احمد ۶۳)

(۳۲۵۹۱) حضرت اسود بن ھلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے ان کو بیان کیا! کہ میں نے ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ کے ساتھ لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں نے گزشتہ رات دیکھا کہ لوگوں کے اعمال کا وزن کیا گیا۔ پس ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اعمال کا وزن کیا گیا تو وہ وزن دار ہو گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اعمال کا وزن کیا گیا تو وہ بھی وزن دار ہو گیا۔

(۳۲۵۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ ، قَالَ : قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ : لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ إِلَى قَدَمَيْهِ لأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ ، فَقَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، مَا ظَنُّك بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا. (ترمذی ۳۰۹۶۔ احمد ۴)

(۳۲۵۹۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اس حال میں کہ ہم غار میں تھے۔ اگر ان لوگوں میں سے کوئی ایک اپنے قدموں کی طرف دیکھ لے تو وہ ہمیں اپنے پیروں کے نیچے دیکھ لے گا! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! تمہارا کیا گمان ہے ان دو کے بارے میں جن کا تیسرا اللہ ہو؟!

(۳۲۵۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قُلْت لابْنِ الْحَنَفِيَّةِ : أَبُو بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلاَمًا ، قَالَ : لاَ ، قُلْتُ مِمَّ عَلاَ أَبُو بَكْرٍ ، وَبَسَقَ حَتَّى لاَ يُذْكَرَ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ : كَانَ أَفْضَلَهُمْ إِسْلاَمًا حِينَ أَسْلَمَ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ.

(۳۲۵۹۳) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے پہلے شخص تھے جنھوں نے اسلام قبول کیا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں! میں نے عرض کیا! کیوں پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بلند درجہ والے اور شہرت یافتہ ہو گئے یہاں تک کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور ذکر ہی نہیں ہوتا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب آپ رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو آپ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے افضل تھے اسلام کے اعتبار سے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ اللہ سے جا ملے۔

(۳۲۵۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرْحَمُ أُمَّتِي

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبُو بَكْرٍ.

(۳۲۵۹۴) حضرت ابوقلابہ ؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر ہیں۔

(٣٢٥٩٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَتَ يَوْمًا الْجَنَّةَ ، وَمَا فِيهَا مِنَ الْكَرَامَةِ ، فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ : إِنَّ فِيهَا لَطَيْرًا أَمْثَالَ الْبُخْتِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ تِلْكَ الطَّيْرَ نَاعِمَةٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، مَنْ يَأْكُلُ مِنْهَا أَنْعَمُ مِنْهَا ، وَاللهِ يَا أَبَا بَكْرٍ ، إِنِّي لأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَأْكُلُ مِنْهَا. (احمد ۲۲۱)

(۳۲۵۹۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن جنت میں اور اس میں پائی جانے والی نعمتوں کا ذکر فرمایا: پھر آپ ﷺ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا: بلاشبہ اس میں پائے جانے والے پرندے خراسانی اونٹ کے مانند ہوں گے۔ ن ابوبکر ؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا وہ پرندے موٹے بھی ہوں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ے ابوبکر! جو ان کو کھائے گا تو وہ اس سے خوش ہوگا۔ اللہ کی قسم! اے ابوبکر! میں امید کرتا ہوں کہ تم ان پرندوں کے کھانے والوں یں سے ہوگے۔

(٣٢٥٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : مَا رَأَيْتُ مِثْلَكَ ، قَالَ : رَأَيْتَ أَبَا بَكْرٍ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : لَوْ قُلْتَ نَعَمْ إِنِّي رَأَيْتُه ، لأَوْجَعْتُكَ.

(۳۲۵۹۶) حضرت میمون ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمر بن خطاب ؓ سے کہا: میں نے آپ ؓ جیسا کوئی نہیں یکھا! آپ ؓ نے فرمایا: تو نے حضرت ابوبکر ؓ کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں! آپ ؓ نے فرمایا: اگر تو کہتا: جی ہاں! میں نے ان کو دیکھا ہے تو میں تجھے سزا دیتا۔

(٣٢٥٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لأَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَقَدَّمَ قَوْمًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ.

(۳۲۵۹۷) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے آگے چلنے کی وجہ سے تم میری گردن اڑا دو تو مجھے پسند ہے کہ میں ایسے لوگوں میں آگے نکلوں جن میں حضرت ابوبکر ؓ بھی ہوں۔

(٣٢٥٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَسِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كنا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ النَّاسِ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ. (احمد ۲۶)

(۳۲۵۹۸) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں کہا کرتے تھے: لوگوں میں سب سے بہترین حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٣٢٥٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا نَعُدُّ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ : أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ ، ثُمَّ نَسْكُتُ. (ابو داؤد ۴۶۰۳۔ احمد ۱۴)

(۳۲۵۹۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بہترین لوگوں میں شمار کرتے تھے۔ پھر ہم خاموش ہو جاتے۔

(٣٢٦٠٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عن مسروق ، قَالَ : حبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعْرِفَةُ فَضْلِهِمَا مِنَ السُّنَّةِ.

(۳۲۶۰۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا اور ان دونوں کے افضل ہونے کو پہچاننا سنت میں سے ہے۔

(٣٢٦٠١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ﴾ قَالَ : عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : فَأَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَتِ السَّكِينَةُ عَلَيْهِ قَبْلَ ذَلِكَ.

(۳۲۶۰۱) حضرت عبدالعزیز بن سیاہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ نے اللہ رب العزت کے اس قول ﴿فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ﴾ ترجمہ: پس اللہ نے اس پر اپنی سکینہ نازل فرمائی۔ کے بارے میں فرمایا: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔ فرمایا: باقی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تو سکینہ ورحمت اس سے قبل تھی ہی۔

(٣٢٦٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَعْتَقَ أَبُو بَكْرٍ مِمَّا كَانَ يُعَذَّبُ فِي اللهِ سَبْعَةً : عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ وَبِلاَلاً وَزِنِّيرَةَ وَأُمَّ عُبَيْسٍ وَالنَّهْدِيَّةَ وابنتها ، وَجَارِيَةِ بنى عَمْرِو بْنِ مُؤَمِّلٍ.

(۳۲۶۰۲) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سات لوگوں کو آزاد فرمایا: جن کو اللہ کے راستہ میں عذاب دیا جاتا تھا۔ وہ سات لوگ یہ ہیں: حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ام عُبیس رضی اللہ عنہ، حضرت نھدیہ، اور ان کی بیٹی اور بنو عمرو بن مؤمل کی ایک باندی۔

(٣٢٦٠٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ أَسْمَعُ بِأَحَدٍ فَضَّلَنِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ إلاَّ جَلَدْته أَرْبَعِينَ.

(۳۲۶۰۳) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں کسی کو بھی یوں نہ سنوں کہ اس نے مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دی ہے ورنہ میں اسے چالیس (40) کوڑے ماروں گا۔

(٣٢٦٠٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو مُعَاذٍ ، عَنْ خَطَّابٍ ، أَوْ أَبِي الْخَطَّابِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، فَقَالَ : يَا عَلِي ، هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلاَّ مَا كَانَ مِنَ الأَنْبِيَاءِ فَلاَ تُخْبِرْهُمَا. (ترمذی ۳۶۶۶۔ ابن ماجہ ۹۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۲۶۰۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! یہ دونوں اہل جنت میں سے بوڑھوں کے سردار ہیں، سوائے انبیاء کے۔ پس تم ان دونوں کو خبر مت دینا۔

(۳۲٦۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي لاَ أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ ، اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ. (ترمذی ۳۷۹۹۔ احمد ۳۹۸۵)

(۳۲۶۰۵) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں نہیں جانتا کہ میں تمہارے درمیان کب تک رہوں گا۔ تم لوگ میرے بعد ان دونوں کی اقتدا کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔

(۳۲٦۰٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ : مَكْتُوبٌ فِي الْكِتَابِ الأَوَّلِ : مَثَلُ أَبِي بَكْرٍ مَثَلُ الْقَطْرِ حَيْثُمَا وَقَعَ نَفَعَ.

(۳۲۶۰۶) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: پہلی کتاب میں یوں لکھا ہوا تھا: ابوبکر کی مثال بارش کے قطرے کی سی ہے۔ جہاں بھی گرتا ہے فائدہ دیتا ہے۔

(۳۲٦۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ، وَنِعْمَ الرَّجُلُ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوحِ ، وَنِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. (ترمذی ۳۷۹۵۔ احمد ۴۱۹)

(۳۲۶۰۷) حضرت سہیل رحمہ اللہ کے والد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر! اچھے آدمی ہیں۔ عمر اچھے آدمی ہیں، عمرو بن جموح اچھے آدمی ہیں، اور ابوعبیدہ بن جراح اچھے آدمی ہیں۔

(۳۲٦۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَامِعٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : قُلْت لأَبِي : مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ : قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَنْتَ ، قَالَ : أَبُوكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. (بخاری ۳۶۷۱۔ ابوداؤد ۴۶۰۵)

(۳۲۶۰۸) حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہترین شخص کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر تھے۔ میں نے پوچھا: پھر کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: عمر تھے۔ میں نے پوچھا: اور آپ؟ انہوں نے فرمایا: تمہارا والد مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی تھا۔

(۳۲٦۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى ، قَالَ : سَمِعْتُ جَدِّي رِيَاحَ بْنَ الْحَارِثِ يَذْكُرُ ؛

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَّهُ شَهِدَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ ، وَكَانَ بِالْكُوفَةِ فِي الْمَسْجِدِ الأَكْبَرِ ، وَكَانُوا أَجْمَعَ مَا كَانُوا يَمِينًا وَشِمَالاً ، حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، يُدْعَى سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عمرو بن نُفَيْلٍ ، فَرَحَّبَ بِهِ الْمُغِيرَةُ ، وَأَجْلَسَهُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ عَلَى السَّرِيرِ ، فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ ، إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، يُدْعَى قَيْسَ بْنَ عَلْقَمَةَ ، فَاسْتَقْبَلَ الْمُغِيرَةُ فَسَبَّ وَسَبَّ ، فَقَالَ لَهُ الْمَدَنِيُّ : يَا مُغِيرَ بْنَ شُعْبٍ ، مَنْ يَسُبُّ هَذَا السَّابُّ ؟ قَالَ : يَسُبُّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ لَهُ مَرَّتَيْنِ :يَا مُغِيرَ بْنَ شُعْبٍ ، يَا مُغِيرَ بْنَ شُعْبٍ ، أَلاَ أَسْمَعُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ لاَ تُنْكِرُ ، وَلاَ تُغَيِّرُ ، فَإِنِّي أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا سَمِعَتْ أُذُنَايَ ، وَبِمَا وَعَى قَلْبِي ، فَإِنِّي لَنْ أَرْوِيَ عَنْهُ مِنْ بَعْدِهِ كَذِبًا ، فَيَسْأَلُنِي عَنْهُ إِذَا لَقِيتُهُ ، أَنَّهُ قَالَ :أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ ، وَآخَرُ تَاسِعٌ ، لَوْ أَشَاءُ أَنْ أُسَمِّيَهُ لَسَمَّيْتُهُ ، قَالَ :فَخَرَجَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ يُنَاشِدُونَهُ بِاللهِ :يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَنِ التَّاسِعُ ؟ قَالَ :نَشَدْتُمُونِي بِاللهِ ، وَاللَّهُ عَظِيمٌ ، أَنَا تَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ ، وَنَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَاشِرُ ، ثُمَّ أَتْبَعَهَا ، وَاللهِ لَمَشْهَدٌ شَهِدَهُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَوْمًا وَاحِدًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اغْبَرَّ فيه وَجْهُهُ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ ، وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوحٍ.

(ابو داؤد ۴۶۱۸۔ ابن ماجہ ۱۳۳)

(۳۲۶۰۹) حضرت صدقہ بن مثنی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا حضرت ریاح بن حارث ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ میں حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ کے پاس حاضر تھا۔ اس حال میں کہ آپ ؓ کوفہ کی ایک بڑی مسجد میں تھے۔ اور سب لوگ آپ ؓ کے دائیں بائیں جمع تھے۔ یہاں تک کہ اہل مدینہ میں سے ایک شخص تشریف لائے جن کو سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے نام سے پکارا جا رہا تھا۔ پس حضرت مغیرہ بن شعبہ ؒ نے ان کو خوش آمدید کہا۔ اور انہوں نے ان کو تخت پر اپنی ٹانگوں کے پاس بٹھا لیا۔ پس وہ اسی حالت میں تھے کہ اہل کوفہ میں سے ایک شخص جس کو قیس بن علقمہ کے نام سے پکارا جا رہا تھا داخل ہوا۔ تو حضرت مغیرہ ؓ نے اس کا استقبال کیا پس انہوں نے بھی سب وشتم کیا اور اس شخص نے بھی سب وشتم کیا۔ تو اس مدنی شخص نے ان سے کہا: اے مغیرہ بن شعبہ! یہ گالی دینے والا کس کو گالی دے رہا تھا؟ مغیرہ ؓ نے فرمایا: علی ؓ کو گالیاں دے رہا تھا! اس مدنی نے ان کو دو مرتبہ کہا: اے مغیرہ بن شعبہ! اے مغیرہ بن شعبہ! خبردار کہ میں سن رہا ہوں کہ تیرے پاس رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو برا بھلا کہا جا رہا ہے نہ تو تعجب کر رہا ہے اور نہ ہی تو غیرت کھا رہا ہے! میں گواہی دیتا ہوں رسول اللہ ﷺ پر اس بات کی کہ میرے دونوں کانوں نے سنا: اور میرے دل نے اس کو محفوظ کیا: یقیناً ہرگز میں روایت نہیں کرتا ان کے چلے جانے کے بعد جھوٹ کے ڈر سے۔ پس وہ مجھ سے پوچھیں گے جب وہ مجھے ملیں گے۔ اس لیے کہ انہوں نے فرمایا: ابوبکر جنت میں ہیں، اور عمر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، علی جنت میں ہیں۔ طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، عبد الرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں، اور سعد جنت میں ہیں۔ اور آخری نواں اگر میں اس کا نام لینا چاہوں تو میں اس کا نام لے سکتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں: پھر مسجد والے نکلے ان کو قسمیں دے کر پوچھ رہے تھے: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! نواں کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے قسم دی اور اللہ بہت عظیم ہے۔ میں مومنوں میں سے نواں شخص ہوں۔ اور اللہ کے نبی ﷺ دسویں ہیں۔ پھر اس کے بعد بیان کیا: اللہ کی قسم وہ مقام جس میں صحابہ میں سے ایک آدمی اللہ کے راستہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوا جہاں اس کا چہرہ خاک آلود ہوا ہو تو وہ تم میں سے ہر ایک کے عمل سے افضل ہوگا اگرچہ اس کو حضرت نوح علیہ السلام جتنی عمر دے دی گئی ہو۔

(۳۲٦۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ طَيْرًا أَمْثَالَ الْبُخْتِ يَأْتِي الرَّجُلُ فَيُصِيبُ مِنْهَا ، ثُمَّ يَذْهَبُ كَأَنْ لَمْ يُنْقِصْ مِنْهَا شَيْئًا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ تِلْكَ الطَّيْرَ نَاعِمَةٌ ، قَالَ : وَمَنْ يَأْكُلُه أَنْعَمُ مِنْهُ ، أَمَا إِنَّك مِمَّنْ يَأْكُلُهَا.

(۳۲٦۱۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً جنت میں خراسانی اونٹ کی مانند ایک پرندہ ہوگا۔ ایک آدمی آئے گا اور اس کو کھائے گا۔ پھر وہ پرندہ چلا جائے گا۔ گویا کہ اس میں سے کوئی چیز بھی کم نہ ہوئی ہو، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بلا شبہ وہ پرندہ تو بہت موٹا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اور جو شخص اس سے کھائے گا وہ زیادہ خوشحال ہوگا۔ تم اس کے کھانے والوں میں سے ہو گے۔

(۳۲٦۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : أَشْهَدُ عَلَى تِسْعَةٍ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ ، وَلَوْ شَهِدْت عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْت ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا ذَاكَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءٍ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَعُثْمَان وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْك إِلاَّ نَبِيٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ شَهِيدٌ ، قَالَ : قُلْتُ : مَنِ الْعَاشِرُ ، قَالَ : أَنَا. (ابوداؤد ۴٦۱٦۔ ابن حبان ٦۹۹٦)

(۳۲٦۱۱) حضرت عبد اللہ بن ظالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نو لوگوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً وہ جنت میں ہوں گے اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی گواہی دوں تو یقیناً میں سچا ہوں گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا! وہ کون ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ حراء پہاڑی پر تھے اور ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن مالک، اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حراء! ٹھہر جاؤ، نہیں تم پر مگر ایک نبی یا صدیق یا شہید۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا: دسواں شخص کون تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں ہوں۔

(۳۲٦۱۲) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، أَنَّ عَائِشَةَ نَظَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ يَا سَيِّدَ الْعَرَبِ ، قَالَ :أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ ، وَلاَ فَخرَ ، وَأَبُوك سَيِّدُ كُهُولِ الْعَرَب.

(۳۲۶۱۲) حضرت اسماعیل بن ابی خالد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے عرب کے سردار! اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں پوری اولاد آدم کا سردار ہوں اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں ہے۔ اور تیرے والد جنت کے بوڑھوں کے سردار ہوں گے۔

(۳۲۶۱۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاق ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :خَيْرُ هَذِهِ الأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ بِالثَّالِثِ فَعَلْت. (احمد ۱۰۶)

(۳۲۶۱۳) حضرت ابوجحیفہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین شخص حضرت ابوبکر ؓ ہیں اور حضرت ابوبکر ؓ کے بعد حضرت عمر ؓ ہیں، اور اگر میں چاہوں کہ تیسرے شخص کے بارے میں بتاؤں تو میں ایسا کر سکتا ہوں۔

(۳۲۶۱٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ. (ابن ابی عاصم ۱۲۰۲)

(۳۲۶۱۴) حضرت ابوجحیفہ ؒ سے حضرت علی ؓ کا ماقبل والا فرمان اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۳۲٦۱٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَشَيْت مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، قَالَ :فَرَشَّتْ لَهُ أُصُولَ نَخلٍ ، وَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ قَالَ :لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَدَخَلَ عُمَرُ ، ثُمَّ قَالَ :لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا ، فَدَخَلَ عَلِيٌّ. *

(۳۲۶۱۵) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک انصاری آدمی کی بیوی کے پاس گیا تو اس نے آپ ﷺ کے لیے کھجور کی چھال سے بنی ہوئی دری بچھائی اور ہمارے لیے ایک بکری ذبح کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ضرور بالضرور ایک آدمی داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہوگا پس حضرت ابوبکر ؓ داخل ہوئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ضرور بالضرور ایک آدمی داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہوگا پس حضرت عمر ؓ داخل ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ضرور بالضرور ایک آدمی داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا: اے اللہ! اگر تو چاہے تو یہ آدمی علی کو بنا دے۔ پس حضرت علی ؓ داخل ہوئے۔

(۳۲٦۱٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، قَالَ: حدَّثَنَا الْحُرُّ بْنُ صَيَّاحٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ النَّخَعِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَان فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ التَّاسِعَ. (نسائی ۸۲۱۰۔ احمد ۱۸۸)

(۳۲۶۱۶) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ابوبکر جنت میں ہے، عمر جنت میں ہے، علی جنت میں ہے، عثمان جنت میں ہے، طلحہ جنت میں ہے، زبیر جنت میں ہے، اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہے اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنت میں ہے، اور اگر میں چاہوں تو نویں آدمی کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

(۳۲۶۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : قِيلَ لِي ، وَلأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ يَوْمَ بَدْرٍ : مَعَ أَحَدِكُمَا جِبْرِيلُ ، وَمَعَ الآخَرِ مِيكَائِيلُ ، وَإِسْرَافِيلُ مَلَكٌ عَظِيمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ ، أَوْ يَقِفُ فِي الصَّفِّ. (احمد ۱۴۷۔ ابن سعد ۱۷۵)

(۳۲۶۱۷) حضرت ابوصالح حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے غزوہ بدر کے دن کہا گیا: تم دونوں میں سے ایک کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں اور دوسرے کے ساتھ حضرت میکائیل ہیں۔ اور حضرت اسرافیل عظیم فرشتہ ہیں جو قتال کے لیے حاضر ہیں یا فرمایا: کہ وہ صف میں کھڑے ہوئے ہیں۔

(۳۲۶۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ بِسْطَامِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلَى سَرِيَّةٍ ، فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ، فَلَمَّا قَدِمُوا ، اشْتَكَى أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ عَمْرًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَتَأَمَّرُ عَلَيْكُمَا أَحَدٌ بَعْدِي.

(۳۲۶۱۸) حضرت بسطام بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا جس میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پس جب وہ لوگ واپس آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں پر میرے بعد کسی کو بھی امیر نہیں بنایا جائے گا۔

(۳۲۶۱۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : وَدِدْتُ أَنِّي مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ أَرَى أَبَا بَكْرٍ.

(۳۲۶۱۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ میں جنت کے ایسے حصہ میں ہوں جہاں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ سکوں۔

(۳۲۶۲۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِعُمَرَ : يَا خَيْرَ النَّاسِ ، فَقَالَ : إِنِّي لَسْتُ بِخَيْرِ النَّاسِ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا رَأَيْت قَطُّ رَجُلاً خَيْرًا مِنْك ، قَالَ : مَا رَأَيْتَ أَبَا بَكْرٍ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : لَوْ قُلْتَ : نَعَمْ ، لَعَاقَبْتُكَ ، قَالَ ، وَقَالَ عُمَرُ : (يلهم) بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي بَكْرٍ ، يَوْمٌ مِنْ أَبِي بَكْرٍ خَيْرٌ مِنْ آلِ عُمَرَ.

(۳۲۶۲۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں پکارا: اے لوگوں میں سے بہترین شخص! تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً میں لوگوں میں سے سب سے بہتر نہیں ہوں۔ پھر اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم میں نے تو کبھی بھی آپ رضی اللہ عنہ سے بہتر شخص نہیں دیکھا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا؟ اس نے کہا: نہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو کہتا: جی ہاں! تو میں تجھے ضرور سزا دیتا۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر کی زندگی کا ایک دن عمر کی ساری آل کے اعمال سے بہتر ہے۔

(۳۲۶۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ عَمْرٌو :أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :وَلِمَا ؟ قَالَ :لِنُحِبَّ مَنْ تُحِبُّ ، قَالَ :أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ عَائِشَةُ ، قَالَ :لَسْتُ أَسْأَلُكَ عَنِ النِّسَاءِ ، إِنَّمَا أَسْأَلُكَ عَنِ الرِّجَالِ ، فَقَالَ مَرَّةً :أَبُوهَا ، وَقَالَ مَرَّةً :أَبُو بَكْرٍ. (بخاری ۳۶۶۲۔ حاکم ۱۲)

(۳۲۶۲۱) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تاکہ ہم بھی اس سے محبت رکھیں جس سے آپ محبت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے لوگوں میں سے سب سے زیادہ پسند ''عائشہ'' ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں سے متعلق نہیں پوچھ رہا بلکہ میں مردوں میں سے پوچھ رہا ہوں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا: ان کے والد اور ایک مرتبہ فرمایا: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ''

(۳۲۶۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنْ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا مِنْ أَحَدٍ أَمَنَّ عَلَيْنَا فِي ذَاتِ يَدِهِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلاً لاَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ ، وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي وَعَلَى دِينِي ، وَصَاحِبُكُمْ قَدِ اتُّخِذَ خَلِيلاً ، يَعْنِي نَفْسَهُ.

(۳۲۶۲۲) حضرت ابوالھذیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی ایک بھی مجھ پر ابوبکر سے زیادہ احسان کرنے والا نہیں ہے اپنی ذات سے بھی زیادہ، اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو میں ابوبکر کو بناتا۔ لیکن وہ میرے دینی بھائی اور ساتھی ہیں، اور تمہارے ساتھی کو یقیناً دوست بنا لیا گیا ہے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

(۳۲۶۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ ، فَقَالَ : رَأَيْتُ آنِفًا كَأَنِّي أُعْطِيتُ الْمَقَالِيدَ وَالْمَوَازِينَ ، فَأَمَّا الْمَقَالِيدُ فَهَذِهِ الْمَفَاتِيحُ ، فَوُضِعْتُ فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَرَجَحْتُ بِهِمْ ، ثُمَّ جِيءَ بِأَبِي بَكْرٍ فَرَجَحَ ، ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ فَرَجَحَ ، ثُمَّ جِيءَ بِعُثْمَانَ فَرَجَحَ ، ثُمَّ رُفِعَتْ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :فَأَيْنَ نَحْنُ ؟ قَالَ : حَيْثُ جَعَلْتُمْ أَنْفُسَكُمْ.

(۳۲۶۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: میں نے ابھی ابھی خواب میں دیکھا کہ مجھے چابیاں اور ترازو دیا گیا، بہرحال چابیاں وہ تو یہ ہیں۔ پھر مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت کو ایک پلڑے میں رکھ دیا گیا پس میرا پلڑا جھک گیا۔ پھر ابوبکر کو لایا گیا پس اس کا پلڑا بھی بھاری ہو گیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو لایا گیا تو اس کا پلڑا بھی بھاری ہو گیا۔ پھر عثمان کو لایا گیا پس اس کا پلڑا بھی بھاری ہو گیا۔ پھر اس ترازو کو اٹھا لیا گیا۔ راوی فرماتے ہیں پس ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ہم کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تم اپنے آپ کو رکھو گے۔

(٣٢٦٢٤) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : وَفَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : فَمَا أُعْجِبَ بِوَفْدٍ مَا أُعْجِبَ بِنَا ، فَقَالَ : يَا أَبَا بَكْرَةَ ، حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ الرُّؤْيَا يُسْأَلُ عنها فَسَمِعْته يَقُولُ : رَأَيْت مِيزَانًا أُنْزِلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتُ فِيهِ أَنَا ، وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتُ بِأَبِي بَكْرٍ ، ثُمَّ وُزِنَ أَبُو بَكْرٍ بِعُمَرَ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَان فَرَجَحَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ إِلَى السَّمَاءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلاَفَةٌ وَنُبُوَّةٌ ، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ ، قَالَ : فَزُخَّ فِي أَقْفِيَتِنَا فَأُخْرِجْنَا.

(۳۲۶۲۴) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ وفد کی صورت میں حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کوئی وفد اتنا پسند نہیں آیا جتنا ہمارا وفد پسند آیا۔ پھر فرمایا: اے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ! مجھے کوئی ایسی بات بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے تھے کہ جب ان سے خوابوں کے بارے میں پوچھا جاتا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایک ترازو دیکھا جو آسمان سے اترا، پس اس میں میرا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو میرا پلڑا ابوبکر سے بھاری ہو گیا۔ پھر ابوبکر کا عمر کے ساتھ وزن کیا گیا تو ابوبکر کا پلڑا بھاری ہو گیا۔ پھر عمر اور عثمان کا وزن کیا گیا تو عمر کا پلڑا عثمان پر بھاری ہو گیا۔ پھر ترازو کو آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خلافت اور نبوت ہو گی پھر اللہ جس کو چاہیں گے ملک عطا فرما دیں گے۔ راوی کہتے ہیں: پس ہمیں گدی سے پکڑ کر نکال دیا گیا۔

(٣٢٦٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : ذَكَرَ رَجُلاَنِ عُثْمَانَ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : قُتِلَ شَهِيدًا ، فَتَعَلَّقَ بِهِ الآخَرُ فَأَتَى بِهِ عَلِيًّا ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا يَزْعُمُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قُتِلَ شَهِيدًا ، قَالَ : قُلْتُ ذَاكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَعُثْمَان ، فَسَأَلْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ، وَسَأَلْت أَبَا بَكْرٍ فَأَعْطَانِي ، وَسَأَلْت عُمَرَ فَأَعْطَانِي ، وَسَأَلْت عُثْمَانَ فَأَعْطَانِي ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُبَارِكَ لِي ، قَالَ : وَمَا لَكَ لاَ يُبَارَكُ لَكَ وَقَدْ أَعْطَاك نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : دَعْهُ ، دَعْهُ ، دَعْهُ. (ابویعلی ١٥٩٨)

(۳۲۶۲۵) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا پس ان میں سے ایک کہنے لگا۔ ان کو شہید کر دیا گیا، تو دوسرا اس کو پکڑ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا اور کہنے لگا: بلاشبہ یہ شخص کہتا ہے کہ یقیناً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا تھا! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے یہ کہا ہے؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں! کہا آپ رضی اللہ عنہ کو یاد نہیں وہ دن جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا: اور میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے بھی مجھے عطا فرمایا: اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے بھی مجھے عطا فرمایا: اور میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے بھی مجھے عطا کیا۔ پس میں نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے برکت کی دعا فرما دیجئے اللہ مجھے برکت عطا کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے برکت کیوں نہیں دی جائے گی حالانکہ تجھے ایک نبی، اور ایک صدیق اور دو شہیدوں نے عطا کیا ہے؟! پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، اس کو چھوڑ دو، اس کو چھوڑ دو۔

(٣٢٦٢٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۲۶۲۶) حضرت عبداللہ بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے بہترین شخص کے متعلق خبر نہ دوں؟ پس وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٣٢٦٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ عَلَى الْعَرِيشِ. (طبری ١٩٠)

(۳۲۶۲۷) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن یثیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جھونپڑی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

(٣٢٦٢٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِكُلِّ أَهْلِ عَمَلٍ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُدْعَوْنَ مِنْهُ بِذَاكَ الْعَمَلِ ، فَلِأَهْلِ الصِّيَامِ بَابٌ يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَهَلْ مِنْ أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا ، قَالَ : نَعَمْ ، وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ.

(۳۲۶۲۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر عمل والے کے لیے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اور وہ اس عمل کی وجہ سے اس دروازے سے پکارے جائیں گے۔ پس روزہ دار کے لیے بھی ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا کوئی شخص ایسا ہوگا جو ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اور یقیناً مجھے امید ہے کہ اے ابو بکر تم ان میں سے ہو گے۔

(٣٢٦٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمَاجِشُونِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا ، يَعْنِي بِلَالًا. (بخاری ٣٧٥٤)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۲۶۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار یعنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کروایا۔

(۳۲٦۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : تَمَثَّلْتُ بِهَذَا الْبَيْتِ ، وَأَبُو بَكْرٍ يَقْضِي

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثُمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلأَرَامِلِ

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۲۶۳۰) حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: میں اس شعر کو بطور نمونے کے پڑھ رہی تھی اس حال میں کہ ابوبکر فیصلہ فرما رہے تھے۔

اور سفید چہرے والے جن کے چہرے کے وسیلہ سے بادلوں سے پانی طلب کیا جاتا ہے۔

یتیموں کے فریادرس اور بیواؤں کی عصمت ہیں۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(١٦) ما ذكر في فضل عمر بن الخطّاب رضى الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں نقل کی گئی ہیں

(۳۲٦۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ رَجُلٍ مِنْ أَيْلَةَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ.

(ابو داؤد ۲۹۵۵۔ احمد ۱۶۵)

(۳۲۶۳۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق کو جاری فرمادیا ہے۔

(۳۲٦۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أُرِيتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا ، أَوْ ذَنُوبَيْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَسْقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا ، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِالْعَطَنِ.

(۳۲۶۳۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے خواب میں دکھلایا گیا: گویا کہ میں کنویں پر چرخی سے ڈول کھینچ رہا ہوں پس ابوبکر آئے پھر انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور انہوں نے بہت کمزوری سے ڈول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھینچا۔ اللہ ان کی مغفرت کرے، پھر عمر بن خطاب آیا پس اس نے پانی نکالا یہاں تک کہ چمڑے کا ڈول ٹیڑھا ہو گیا۔ پس میں نے ایسا کوئی زور آور شخص نہیں دیکھا جو عمر رضی اللہ عنہ جیسا حیرت انگیز کام کرتا ہو۔ اور وہ سب لوگ پانی کے پاس بیٹھ گئے۔

(۳۲۶۳۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَيْنَا أَنَا أَسْقِي عَلَى بِئْرٍ إِذْ جَاءَ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا ، أَوْ ذَنُوبَيْنِ فِيهِمَا ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَنَزَعَ حَتَّى اسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا ، وَضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطَنِ فَمَا رَأَيْت عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ. (بخاری ۳۶۶۴۔ مسلم ۱۸۶۰)

(۳۲۶۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس درمیان کہ میں کنویں پر پانی پی رہا تھا کہ ابن ابی قحافہ آئے پس انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے بڑی کمزوری سے، اور اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر عمر بن خطاب نے آ کر ڈول کھینچا یہاں تک کہ ان کے ہاتھ میں چمڑے کے ڈول کے نشان پڑ گئے اور لوگ پانی کے قریب بیٹھ گئے۔ پس میں نے ایسا کوئی زور آور شخص نہیں دیکھا جو ان جیسا حیرت انگیز کام کرتا ہو۔

(۳۲۶۳٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلالٍ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا لَهُمْ ، قَالَ : شَهِدْت صَلاةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ : رَأَيْت نَاسًا مِنْ أُمَّتِي الْبَارِحَةَ ، وُزِنُوا فَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ فَوَزَنَ ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ فَوَزَنَ.

(۳۲۶۳۴) حضرت اسود بن ھلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے ان سے بیان کیا کہ میں ایک دن صبح کی نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرے کے ساتھ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں نے گزشتہ رات اپنی امت کے لوگوں کو دیکھا کہ ان کا وزن کیا جا رہا ہے۔ پس ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری ہو گیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری ہو گیا۔

(۳۲۶۳٥) حَدَّثَنَا عبد اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ كَانَ فِيمَنْ مَضَى رِجَالٌ مُحَدَّثُونَ فِي غَيْرِ نُبُوَّةٍ ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ مِنْهُمْ فَعُمَرُ. (مسلم ۱۸۶۴۔ ترمذی ۳۶۹۳)

(۳۲۶۳۵) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً گزرے ہوئے لوگوں میں کچھ آدمی ایسے ہوتے تھے جن کا گمان صحیح ہوتا تھا وہ نبی نہیں ہوتے تھے۔ پس اگر میری امت میں کوئی ان میں سے ہیں تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۲۶۳٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَوَكِيعٌ وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ. (بخاری ۳۶۸۴۔ حاکم ۸۴)

(۳۲۶۳۶) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو ہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ کے لیے معزز ہو گئے۔

(٣٢٦٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَإِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ بِلِسَانِ عُمَرَ.

(۳۲۶۳۷) امام شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: ہم اس بات کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ بلاشبہ سکینہ و رحمت حضرت عمر رضی اللہ کی زبان سے بولتی ہے۔

(٣٢٦٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلاً بِعُمَرَ.

(۳۲۶۳۸) حضرت اسود ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے سامنے جب صلحاء کا ذکر کیا جاتا تو وہ فوراً حضرت عمر رضی اللہ کا نعرہ لگاتے۔

(٣٢٦٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلاً بِعُمَرَ.

(۳۲۶۳۹) حضرت طارق بن شھاب ریشید فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ کے سامنے صلحاء اور نیکوکاروں کا ذکر کیا جاتا تو آپ رضی اللہ فوراً سے حضرت عمر کا نعرہ لگاتے۔

(٣٢٦٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِنَّ عُمَرَ كَانَ لِلإِسْلاَمِ حِصْنًا حَصِينًا ، يَدْخُلُ فِيهِ الإِسْلاَمُ ، وَلاَ يَخْرُجُ مِنْهُ ، فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ انْثَلَمَ الْحِصْنُ فَالإِسْلاَمُ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلاَ يَدْخُلُ فِيهِ.

(۳۲۶۴۰) حضرت زید بن وھب ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ حضرت عمر اسلام کے لیے مضبوط قلعہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ جن میں اسلام داخل ہوا اور اس سے اسلام نکلا نہیں۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ کو قتل کر دیا گیا تو اس قلعہ میں شگاف پڑ گیا۔ پھر اسلام اس سے نکل گیا اور اس میں دوبارہ داخل نہیں ہوا۔

(٣٢٦٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : قَالَتْ أُمُّ أَيْمَنَ لَمَّا قُتِلَ عُمَرُ الْيَوْمَ وَهَى الإِسْلاَمُ.

(۳۲۶۴۱) حضرت طارق بن شھاب ریشید فرماتے ہیں کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ کو قتل کیا گیا تو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آج اسلام میں شگاف پیدا ہو گیا۔

(٣٢٦٤٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَقِيَ رَجُلٌ شَيْطَانًا فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَاتَّخَذَا فَصَرَعَ الشَّيْطَانَ ، فَسُئِلَ عَبْدُ اللهِ ، فَقَالَ : مَنْ تظنونه إِلاَّ عُمَرَ. (بیهقی ۱۲۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۲۶۴۲) حضرت زر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کو مدینہ کی ایک گلی میں شیطان ملا۔ پس ان دونوں نے ایک دوسرے کو پکڑ لیا پھر شیطان کو پچھاڑ دیا گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ وہ شخص کون تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے گمان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کون ہوسکتا ہے؟!

(٣٢٦٤٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، وعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا رَأَى الرَّأْيَ نَزَلَ بِهِ الْقُرْآنُ.

(۳۲۶۴۳) حضرت ابراہیم بن مہاجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جو رائے ہوتی قرآن ویسے ہی نازل ہو جاتا۔

(٣٢٦٤٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَا كُنَّا نَتَعَاجَمُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ مَلَكًا يَنْطِقُ بِلِسَانِ عُمَرَ.

(۳۲۶۴۴) حضرت میتب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس بات کو کنایۃً نہیں کرتے تھے کہ یقیناً فرشتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان کے مطابق بات کرتا ہے۔

(٣٢٦٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُنَّا نُحَدَّثُ ، أَوْ كُنَّا نَتَحَدَّثُ ، أَنَّ الشَّيَاطِينَ كَانَتْ مُصَفَّدَةً فِي زَمَانِ عُمَرَ ، فَلَمَّا أُصِيبَ بُثَّتْ.

(۳۲۶۴۵) حضرت واصل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ہم تو آپس میں یوں بات کرتے تھے کہ یقیناً شیطان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہتھکڑیوں میں جکڑ بند تھا۔ پس جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو وہ آزاد ہوگیا۔

(٣٢٦٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَا رَأَيْت عُمَرَ إِلاَّ وَكَأَنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ.

(۳۲۶۴۶) حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں رائے نہیں رکھتا تھا مگر یہ کہ گویا فرشتہ ان کی دو آنکھوں کے درمیان ہے اور ان کی راہنمائی کر کے سیدھے راستہ پر چلا رہا ہے۔

(٣٢٦٤٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنَ الْعَرَبِ لَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ مُصِيبَةُ عُمَرَ لأَهْلُ بَيْتِ سُوءٍ.

(۳۲۶۴۷) حضرت زید بن وھب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً عرب میں سے وہ گھرانہ جن پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کی آفت داخل نہیں ہوئی یقیناً وہ برا گھرانہ ہے۔

(٣٢٦٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ وَالثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَ مَاتَ عُمَرُ : مَا أَهْلُ بَيْتٍ حَاضِرٍ ، وَلاَ بَادٍ إِلاَّ وَقَدْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ نَقْصٌ.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۲۶۴۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی شہری یا دیہاتی گھرانہ ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ ان کا نقصان ہوا۔

(٣٢٦٤٩) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ جَهْمِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ.

(ابن حبان ٦٨٨٩)

(۳۲۶۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل میں رکھ دیا ہے۔

(٣٢٦٥٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ :حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ جَابِرٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُ رَجُلاً أَعْلَمَ بِاللهِ ، وَلا أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللهِ ، وَلا أَفْقَهَ فِي دِينِ اللهِ مِنْ عُمَرَ.

(۳۲۶۵۰) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قبیصہ بن جابر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ اللہ کو جاننے والا، اور کتاب اللہ کو سب سے زیادہ پڑھنے والا اور اللہ کے دین میں زیادہ سمجھ رکھنے والا ہو۔

(٣٢٦٥١) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا أَظُنُّ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ حُزْنُ عُمَرَ يَوْمَ أُصِيبَ عُمَرُ إِلاَّ أَهْلَ بَيْتِ سُوءٍ ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ أَعْلَمَنَا بِاللهِ وَأَقْرَأَنَا لِكِتَابِ اللهِ وَأَفْقَهَنَا فِي دِينِ اللهِ.

(۳۲۶۵۱) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا گمان نہیں ہے کہ مسلمانوں کا کوئی گھرانہ ایسا ہو جہاں حضرت عمر کی وفات کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غم داخل نہ ہوا ہو، مگر یہ کہ کوئی برا گھرانہ ہوگا۔ یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے، اور اللہ کی کتاب کو ہم سب میں زیادہ پڑھنے والے، اور اللہ کے دین کے بارے میں ہم سب سے زیادہ سمجھ رکھنے والے تھے۔

(٣٢٦٥٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلاً بِعُمَرَ ، إِنَّ إِسْلامَهُ كَانَ نَصْرًا ، وَإِنَّ إِمَارَتَهُ كَانَتْ فَتْحًا ، وَايْمُ اللهِ ، مَا أَعْلَمُ عَلَى الأَرْضِ شَيْئًا إِلاَّ وَقَدْ وَجَدَ فَقْدَ عُمَرَ حَتَّى الْعِضَاهُ ، وَايْمُ اللهِ إِنِّي لأَحْسَبُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ وَيُرْشِدُهُ ، وَايْمُ اللهِ إِنِّي لأَحْسَبُ الشَّيْطَانَ يَفْرَقُ أَنْ يُحْدِثَ فِي الإِسْلامِ فَيَرُدَّ عَلَيْهِ عُمَرُ ، وَايْمُ اللهِ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ كَلْبًا يُحِبُّ عُمَرَ لأَحْبَبْتُه.

(۳۲۶۵۲) حضرت زر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے نیکوکاروں کا ذکر کیا جاتا تو وہ فوراً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نعرہ لگاتے۔ اور فرماتے! یقیناً ان کا اسلام مسلمانوں کی مدد تھی اور ان کی خلافت مسلمانوں کی فتح تھی۔ اللہ کی قسم! میں نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتا زمین پر کسی چیز کو مگر یہ کہ ہر چیز نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کمی محسوس کی یہاں تک کہ کانٹے دار درختوں نے بھی۔ اللہ کی قسم! بلاشبہ میں گمان کرتا تھا کہ ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو ان کو سیدھی راہ دکھاتا ہے اور ان کی راہنمائی کرتا ہے۔ اور اللہ کی قسم! بلاشبہ شیطان خوف کھاتا تھا اس بات سے کہ وہ اسلام میں کوئی رخنہ ڈالے اس لیے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو اس پر واپس لوٹا دیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی کتا بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہے تو میں اس سے بھی محبت کرنے لگوں۔

(٣٢٦٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ :إنَّ عُمَرَ فِي الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَى فِي نَوْمِهِ وَفِي يَقْظَتِهِ فَهُوَ حَقٌّ ، إنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :بَيْنَمَا أَنَا فِي الْجَنَّةِ إذ رَأَيْت فِيهَا دَارًا ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هَذِهِ ؟ فَقِيلَ :لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. (احمد ۲۴۵۔ ابن حبان ۶۸۸۴)

(۳۲۶۵۳) حضرت مصعب بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ نیند اور بیداری میں دیکھا وہ سب حق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں تھا کہ میں نے اس میں ایک گھر دیکھا پس میں نے پوچھا: یہ کس کے لیے ہے؟ تو کہا گیا: عمر بن خطاب کے لیے۔

(٣٢٦٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :دَخَلْت الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ ، فَقُلْتُ :لِمَنْ هَذَا ؟ قَالُوا :لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَظَنَنْت أَنِّي أَنَا هُوَ ، فَقُلْتُ :لِمَنْ هُوَ؟ قَالُوا :لِعُمَرَ. (احمد ۱۷۹۔ ابن حبان ۶۸۸۷)

(۳۲۶۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے ایک خوبصورت سونے سے بنا ہوا محل دیکھا تو میں نے پوچھا: یہ کس کا گھر ہے؟ فرشتوں نے کہا: قریش کے ایک نوجوان کا۔ پس میں نے گمان کیا کہ یقیناً وہ میں ہی ہوں گا، تو میں نے پوچھا: وہ کون سا نوجوان ہے؟ انہوں نے کہا: عمر بن خطاب۔

(٣٢٦٥٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :دَخَلْت الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا قَصْرٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأَعْجَبَنِي حُسْنُهُ ، فَسَأَلْت :لِمَنْ هَذَا ؟ فَقِيلَ لِي : لِعُمَرَ ، فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ إلاَّ لِمَا أَعْلَمُ مِنْ غَيْرَتِكَ يَا أَبَا حَفْصٍ ، فَبَكَى عُمَرُ ، وَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، عَلَيْكَ أَغَارُ ؟!. (بخاری ۳۲۴۲۔ احمد ۳۳۹)

(۳۲۶۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو اس میں میں نے ایک سونے کا محل دیکھا جس کی خوبصورتی مجھے بہت اچھی لگی۔ پس میں نے پوچھا: یہ کس کے لیے ہے؟ تو مجھے بتایا گیا: عمر بن خطاب کے لیے۔ پس مجھے کسی بات نے بھی نہیں روکا اس میں داخل ہونے سے مگر یہ کہ مجھے اے ابو حفص تیری غیرت کا خیال آیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کھاؤں گا؟!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۲۶۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا دَارًا ، أَوْ قَصْرًا ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا ، فَقُلْتُ :لِمَنْ هَذَا قِيلَ :لِعُمَرَ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهَا فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ ، فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَعَلَيْكَ أُغَارُ ؟!. (مسلم ۱۸۶۲۔ احمد ۳۰۹)

(۳۲۶۵۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں ایک گھر یا محل دیکھا پس میں نے آواز سنی تو میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ جواب دیا گیا: عمر بن خطاب کا۔ پھر میں نے اس میں داخل ہونا چاہا تو مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کھاؤں گا؟!۔

(۳۲۶۵۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَرَرْتُ بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ مُشْرِفٍ مُرَبَّعٍ ، فَقُلْتُ :لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ فَقِيلَ :لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ ، فَقُلْتُ :أَنَا عَرَبِي ،لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ ، قَالُوا :لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ :أَنَا مُحَمَّد ،لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ ، قَالُوا :لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. (ترمذی ۳۶۸۹۔ احمد ۳۵۴)

(۳۲۶۵۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرا گزر ایک مربع محل پر سے ہوا جس میں بالا خانہ تھے۔ تو میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ جواب دیا گیا: اہل عرب میں سے ایک آدمی کا۔ اس پر میں نے کہا: میں بھی عربی ہوں۔ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ایک فرد کا۔ میں نے کہا: میں ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: عمر بن خطاب کا۔

(۳۲۶۵۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنِّي لأَحْسَبُ الشَّيْطَانَ يَفْرَقُ مِنْك يَا عُمَرُ !. (ترمذی ۳۶۹۰۔ احمد ۳۵۳)

(۳۲۶۵۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرا خیال ہے کہ اے عمر! شیطان تجھ سے ڈرتا ہے۔

(۳۲۶۵۹) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ ، قَالَ :عُمَرُ.

(۳۲۶۵۹) حضرت ابو ہاشم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے قرآن کی اس آیت ﴿وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ کے بارے میں فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔

(۳۲۶۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ :رُئِيَ عَلَى عَلِيٍّ بُرْدٌ كَانَ يُكْثِرُ لُبْسَهُ ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُ :إِنَّك لَتُكْثِرُ لُبْسَ هَذَا الْبُرْدِ ، فَقَالَ :إِنَّهُ كَسَانِيهِ خَلِيلِي وَصَفِيِّي وَصَدِيقِي وَخَاصَّتِي عُمَرُ ، إِنَّ عُمَرَ نَاصَحَ اللَّهَ فَنَصَحَهُ اللَّهُ ، ثُمَّ بَكَى.

(۳۲۶۶۰) حضرت ابو السفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اکثر ایک چادر پہنے دیکھا گیا تو ان سے پوچھا گیا؟ بلاشبہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ رضی اللہ عنہ اکثر یہ چادر پہنتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ میرے بہت قریبی مخلص اور خاص دوست عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے پہنائی تھی۔ یقیناً عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ سے خالص توبہ کی تو اللہ نے ان کی توبہ کو بھی قبول فرمالیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

(٣٢٦٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَا زَالَ عُمَرُ جَادًّا جَوَّادًا مِنْ حِينِ قُبِضَ حَتَّى انْتَهَى.

(٣٢٦٦١) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل سخاوت فرماتے تھے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کا بھی انتقال ہوگیا۔

(٣٢٦٦٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَن عبد الحميد بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، مَا سَلَكْتَ فَجًّا إِلاَّ سَلَكَ الشَّيْطَانُ فَجًّا سِوَاهُ ، يَقُولُهُ لِعُمَرَ.

(بخاری ٣٢٩٣۔ مسلم ٢٢)

(٣٢٦٦٢) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تو (عمر) نہیں کسی راستہ پر چلتا مگر یہ کہ شیطان اس راستہ سے ہٹ کر کسی اور راستہ پر چلا جاتا ہے۔

(٣٢٦٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي كَهْمَسٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الأَقْرَعُ شَكَّ كَهْمَسٌ : لاَ أَدْرِي الأَقْرَعُ الْمُؤَذِّنُ هُوَ ، أَوْ غَيْرُهُ ، قَالَ أَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى الأُسْقُفِ قَالَ : فَهُوَ يَسْأَلُهُ وَأَنَا قَائِمٌ عَلَيْهِمَا أُظِلُّهُمَا مِنَ الشَّمْسِ ، فَقَالَ لَهُ : هَلْ تَجِدُنَا فِي كِتَابِكُمْ ، فَقَالَ : صِفَتَكُمْ وَأَعْمَالَكُمْ ، قَالَ : فما تَجِدُنِي ، قَالَ : أَجِدُكَ قَرْنًا مِنْ حَدِيدٍ ، قَالَ : فَنَفِطَ عُمَرُ فِي وَجْهِهِ وقال : قَرْنٌ حَدِيدٌ ؟ قَالَ : أَمِينٌ شَدِيدٌ ، فَكَأَنَّهُ فَرِحَ بِذَلِكَ ، قَالَ : فَمَا تَجِدُ بَعْدِي ؟ قَالَ : خَلِيفَةٌ صِدق يُؤْثِرُ أَقْرَبِيهِ ، قَالَ : يقول عُمَرُ : يَرْحَمُ الله ابن عَفَّان ، قَالَ : فَمَا تَجِدُ بَعْدَهُ ؟ قَالَ : صَدَع من حَدِيد ، قَالَ : وَفِي يَدِ عُمَرَ شَيْءٌ يُقَلِّبُهُ ، قَالَ : فَنَبَذَهُ فَقَالَ : يَا دَفْرَاهُ - مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، قَالَ : فَلاَ تَقُلْ ذَلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَإِنَّهُ خَلِيفَةٌ مُسْلِمٌ وَرَجُلٌ صَالِحٌ ، وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْلَفُ ، وَالسَّيْفُ مَسْلُولٌ ، وَالدَّمُ مُهْرَاقٌ ، قَالَ : ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ ثُمَّ قَالَ : الصَّلاَةُ. (ابو داؤد ٤٦١٥)

(٣٢٦٦٣) حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اقرع رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت کہمس رحمہ اللہ کو شک تھا فرمایا: میں نہیں جانتا کہ اقرع سے مراد مؤذن ہیں یا کوئی اور...... بہرحال حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاصد بھیج کر بڑے پادری کو بلا کر پوچھا اس حال میں کہ میں ان دونوں کے پاس کھڑا ہوکر ان دونوں پر سورج کی دھوپ سے سایہ کر رہا تھا، کیا تمہاری کتابوں میں ہمارا ذکر موجود ہے؟ تو اس پادری نے کہا: تمہارے اوصاف اور تمہارے اعمال کا ذکر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: میرے بارے میں تمہیں کیا کچھ پتہ ہے؟ اس نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں لوہے کے سینگ کا ذکر پاتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چہرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں غصہ کے آثار نمودار ہوئے اور فرمایا: لوہے کا سینگ؟ اس نے کہا: مراد ہے کہ بہت زیادہ امانت دار ہو، تو آپ رضی اللہ عنہ کو اس سے بہت خوشی ہوئی۔ فرمایا: میرے بعد کا کیسے ذکر ہے؟ اس نے کہا: سچا خلیفہ ہوگا جو اپنے قریبی رشتہ داروں کو ترجیح دے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ ابن عفان پر رحم کرے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ان کے بعد کا کیسے ذکر ہے؟ بہت شدید شگاف ہو گا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جسے آپ رضی اللہ عنہ الٹ پلٹ رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو پھینک دیا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا: افسوس ذلیل شخص پر! اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ایسے مت کہیے۔ یقیناً وہ مسلمان خلیفہ ہوں گے اور نیک آدمی ہوں گے۔ لیکن انہیں خلیفہ بنایا جائے گا اس حال میں کہ تلوار لٹکی ہوئی ہوگی اور خون بہایا جا چکا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: نماز کا وقت ہے۔

(۳۲۶۶٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا الأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَجُلاً قَالَ :يَا رَسُولَ الله ! رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شَرَابًا وَفِيهِ ضَعْفٌ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ.

(۳۲۶۶۴) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ڈول آسمان سے نیچے اترا۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے! انہوں نے اس کو دونوں کناروں سے پکڑا اور پانی پیا اس حال میں کہ ان میں کمزوری تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اس کو دونوں کناروں سے پکڑ کر پانی پیا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انہوں نے بھی اس کے دونوں کناروں کو پکڑ کر پانی پیا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئے۔

(۳۲۶۶٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مَالِكِ الدَّارِ ، قَالَ :وَكَانَ خَازِنَ عُمَرَ عَلَى الطَّعَامِ ، قَالَ :أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، اسْتَسْقِ لأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا ، فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ :ائْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلاَمَ ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مُسْتَقِيمُونَ وَقُلْ لَهُ :عَلَيْكَ الْكَيْسُ ، عَلَيْكَ الْكَيْسُ ، فَأَتَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَبَكَى عُمَرُ ، ثُمَّ قَالَ :يَا رَبِّ لاَ آلُو إِلاَّ مَا عَجَزْتُ عَنْهُ.

(۳۲۶۶۵) حضرت مالک الدار رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شعبہ طعام میں خزانچی تھے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے پس ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر حاضر ہو کر یوں کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امت کے لیے پانی طلب کیجئے وہ ہلاک ہوگئی ہے! تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کو خواب میں نظر آئے اور اس سے کہا: عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اسے میرا اسلام کہو اور اسے بتاؤ کہ لوگ سیراب ہونے کی جگہ میں ہیں، اور اس سے کہو: تم پر دانشمندی لازم ہے۔ تم پر دانشمندی لازم ہے۔ پس وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس خواب کی خبر دی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر فرمایا: اے میرے پروردگار! کوئی کوتاہی نہیں مگر میں اس سے عاجز آ گیا۔

(۳۲۶۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوْ وُضِعَ عِلْمُ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَ عِلْمُ عُمَرَ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَ بِهِمْ عِلْمُ عُمَرَ.

(۳۲۶۶۶) حضرت شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر عرب کے زندہ لوگوں کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ان سب پر بھاری ہوگا۔

(۳۲۶۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كِتَابُك بِيَدِكَ وَشَفَاعَتُك بِلِسَانِكَ ، أَخْرَجَنَا عُمَرُ مِنْ أَرْضِنَا فَارْدُدْنَا إِلَيْهَا ، فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ وَيْحَكُمْ ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ رَشِيدَ الأَمْرِ ، وَلا أُغَيِّرُ شَيْئًا صَنَعَهُ عُمَرُ ، قَالَ الأَعْمَشُ ، فَكَانُوا يَقُولُونَ : لَوْ كَانَ فِي نَفْسِهِ عَلَى عُمَرَ شَيْءٌ لاغْتَنَمَ هَذَا عَلِيٌّ.

(۳۲۶۶۷) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل نجران نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی: اے امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ کا اپنا ہاتھ سے حکم لکھنا اور اپنی زبان سے شفاعت کرنا احسان ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ہماری زمین سے نکال دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ ہمیں واپس وہاں بھیج دیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: تمہارے لیے ہلاکت ہو یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحیح معاملہ پر قائم تھے۔ اور میں ہرگز اس چیز کو نہیں بدلوں گا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا۔ حضرت اعمش رحمہ اللہ نے فرمایا: پس وہ لوگ کہتے تھے۔ اگر ان کے دل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں تھوڑی سی بھی ناراضگی ہوتی تو وہ اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھاتے۔

(۳۲۶۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ حِينَ قَدِمَ الْكُوفَةَ : مَا قَدِمْتُ لأَحُلَّ عُقْدَةً شَدَّهَا عُمَرُ.

(۳۲۶۶۸) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب کوفہ آئے تو فرمایا: میں اس لیے آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو گرہ لگائی ہے۔ اس کو کھولوں۔

(۳۲۶۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ الصَّقْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ الْجِنَّ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ بِثَلاثٍ ، فَقَالَتْ :

أَبَعْدَ قَتِيلٍ بِالْمَدِينَةِ أَصْبَحَتْ لَهُ الأَرْضُ تَهْتَزُّ الْعِضَاهُ بِأَسْوُقِ.

جَزَى اللَّهُ خَيْرًا مِنْ أَمِيرٍ وَبَارَكَتْ يَدُ اللهِ فِي ذَاكَ الأَدِيمِ الْمُمَزَّقِ.

فَمَنْ يَسْعَ ، أَوْ يَرْكَبْ جَنَاحَيْ نَعَامَةٍ لِيُدْرِكَ مَا أسديت بِالأَمْسِ يُسْبَقِ.

قَضَيْتَ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا بَوَائِقَ فِي أَكْمَامِهَا لَمْ تُفَتَّقِ.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا كُنْتُ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ وَفَاتُهُ بِكَفَّيْ سَبَنْتَى أَخْضَرِ الْعَيْنِ مُطْرِقِ

(۳۲۶۶۹) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جن بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے سے تین دن قبل رو پڑے اور یہ اشعار کہے: (ترجمہ) مدینہ منورہ میں شہید ہونے والے کی جدائی پر زمین اپنے عضاء نامی درخت کے ساتھ کانپ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے جسم میں برکت عطا فرمائے۔ اگر کوئی سواری پر سوار ہو کر آپ کے کارناموں کو دہرانا چاہے تو ایسا نہیں کرسکتا۔ آپ کے فیصلے خوشوں کے پھل کی طرح عمدہ ہیں۔ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ ان کی وفات نیلی آنکھوں والے مکار درندے (ابولؤلو) کے ہاتھوں ہوگی۔

(۳۲۶۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلانِ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، كَيْفَ تَقْرَأُ هَذِهِ الآيَةَ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ مَنْ أَقْرَأَكَ ؟ قَالَ : أَبُو حَكِيمٍ الْمُزَنِيّ ، وَقَالَ لِلآخَرِ : مَنْ أَقْرَأَكَ ؟ قَالَ : أَقْرَأَنِي عُمَرُ ، قَالَ : اقْرَأْ كَمَا أَقْرَأَكَ عُمَرُ ، ثُمَّ بَكَى حَتَّى سَقَطَتْ دُمُوعُهُ فِي الْحَصَا ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ عُمَرَ كَانَ حِصْنًا حَصِينًا عَلَى الإِسْلامِ ، يَدْخُلُ فِيهِ ، وَلا يَخْرُجُ مِنْهُ ، فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ انْثَلَمَ الْحِصْنُ فَهُوَ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلا يَدْخُلُ فِيهِ.

(۳۲۶۷۰) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر ان دونوں میں سے ایک کہنے لگا: آپ اس آیت کو کیسے پڑھتے ہیں؟ تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی؟ اس نے کہا: حضرت ابو حکیم المزنی نے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے دوسرے سے پوچھا: تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی؟ اس نے کہا: مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پڑھو جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمہیں پڑھایا، پھر رونے لگے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کے آنسو کنکریوں پر گرنے لگے۔ پھر فرمایا: بلاشبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام کے مضبوط و مستحکم قلعہ تھے جس میں اسلام داخل ہوا اور ان سے نکلا نہیں۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو اس قلعہ میں شگاف پڑ گیا پس وہ اس سے نکل گیا اور اس میں داخل نہیں ہوا۔

(۳۲۶۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، أَنَّهُ كَانَتْ فِي يَدِهِ قَنَاةٌ يَمْشِي عَلَيْهَا ، وَكَانَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ : وَاللهِ لَوْ أَشَاءُ أَنْ تَنْطِقَ قَنَاتِي هَذِهِ لَنَطَقَتْ ، لَوْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِيزَانًا مَا كَانَ فِيهِ مِيطُ شَعْرَةٍ.

(۳۲۶۷۱) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ کے ہاتھ میں ایک لکڑی ہوتی تھی۔ جس کی مدد سے وہ چلتے تھے اور اکثر یوں فرماتے تھے: اگر اللہ چاہے کہ میری لاٹھی بولے تو یہ ضرور بولتی۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ترازو ہوتے تو پھر بال برابر بھی ناانصافی نہ ہوتی۔

(۳۲۶۷۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : خَطَبَ عُمَرُ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ امْرَأَةً ، فَأَنْكَحُوا الْمُغِيرَةَ وَتَرَكُوا عُمَرَ ، أو قَالَ : رَدُّوا عُمَرَ ، قَالَ : فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَقَدْ تَرَكُوا ، أَوْ رَدُّوا خَيْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ.

(۳۲۶۷۲) حضرت سلیمان ویٹھیۂ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ویٹھیۂ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کی طرف پیغام نکاح بھیجا تو اس کے اہل خانہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے اس عورت کا نکاح کر دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا یا راوی نے یوں کہا: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیغام کو رد کر دیا۔ تو اس پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: البتہ تحقیق انہوں نے اس امت کے بہترین شخص کو چھوڑا یا فرمایا: رد کیا۔

(۳۲۶۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ رُبَّمَا ذُكِرَ عُمَرَ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا كَانَ بِأَوَّلِهِمْ إِسْلاَمًا ، وَلاَ أَفْضَلِهِمْ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَلَكِنَّهُ غَلَبَ النَّاسَ بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالصَّرَامَةِ فِي أَمْرِ اللهِ ، وَلاَ يَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لاَئِمٍ.

(۳۲۶۷۳) حضرت یونس ویٹھیۂ فرماتے ہیں کہ حضرت حسین ویٹھیۂ کبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے تو فرماتے: اللہ کی قسم اگرچہ وہ پہلے اسلام لانے والوں میں سے نہیں تھے اور نہ ہی اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے والوں میں زیادہ افضل تھے لیکن وہ دنیا سے بے رغبتی میں لوگوں پر غالب تھے۔ اور اللہ کے دین کے معاملہ میں سخت مزاج تھے۔ اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے تھے۔

(۳۲۶۷٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْزِلُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. (طبرانی ۸۲۰۲)

(۳۲۶۷۴) حضرت قیس بن مسلم ویٹھیۂ فرماتے ہیں کہ حضرت طارق بن شہاب ویٹھیۂ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ آپس میں یوں بات کرتے تھے کہ بلاشبہ سکینہ ورحمت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر نازل ہوتی ہے۔

(۳۲۶۷٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ سَعْدٌ : أَمَا وَاللهِ ، مَا كَانَ بِأَقْدَمِنَا إِسْلاَمًا وَلَكِنْ قَدْ عَرَفْت بِأَيِّ شَيْءٍ فَضَلَنَا ، كَانَ أَزْهَدَنَا فِي الدُّنْيَا ، يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.

(۳۲۶۷۵) حضرت ابو سلمہ ویٹھیۂ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بہرحال اللہ کی قسم! اگرچہ وہ ہم میں اسلام کے اعتبار سے زیادہ قدیم نہیں تھے لیکن میں نے ان کو ہر چیز میں افضل پایا وہ ہم لوگوں میں سب سے زیادہ دنیا سے بے رغبت تھے۔ یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔

(۳۲۶۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا بَكْرٍ الْوَفَاةُ أَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ لِيَسْتَخْلِفَهُ ، قَالَ : فَقَالَ النَّاسُ : اسْتَخْلَفْت عَلَيْنَا فَظًّا غَلِيظًا ، فَلَوْ مَلَكَنَا كَانَ أَفَظَّ وَأَغْلَظَ ، مَاذَا تَقُولُ لِرَبِّكَ إِذَا أَتَيْته وَقَدِ اسْتَخْلَفْت عَلَيْنَا ، قَالَ : أَتُخَوِّفُونِي بِرَبِّي ، أَقُولُ : اللَّهُمَّ أَمَّرْت عَلَيْهِمْ خَيْرَ أَهْلِك.

(۳۲۶۷۶) حضرت اسماعیل ویٹھیۂ فرماتے ہیں کہ حضرت زبید ویٹھیۂ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے قاصد بھیج کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا تاکہ ان کو خلیفہ بنا دیں۔ تو لوگ کہنے لگے! آپ رضی اللہ عنہ ہم پر سخت مزاج کو خلیفہ بنا دیں گے۔ پس اگر وہ ہمارے مالک ہو گئے تو وہ مزید سخت شدید مزاج والے ہو جائیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے جب آپ ان کے پاس جائیں گے کہ آپ نے ان کو ہم پر خلیفہ بنا دیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ مجھے میرے رب سے خوف دلاتے ہو؟! میں جواب دوں گا: اے اللہ! میں نے ان لوگوں پر تیرے سب سے بہترین بندے کو امیر بنا دیا۔

(۳۲۶۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ أَبِي مَعْرُوفٍ الْمَوْصِلِيِّ ، قَالَ : لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ سَمِعْنَا صَوْتًا :

لِيَبْكِ عَلَى الإِسْلاَمِ مَنْ كَانَ بَاكِيًا ... فَقَدْ أَوْشَكُوا هَلْكَى ، وَمَا قَدُمَ الْعَهْدُ

وَأَدْبَرَتِ الدُّنْيَا وَأَدْبَرَ خَيْرُهَا ... وَقَدْ مَلَّهَا مَنْ كَانَ يُوقِنُ بِالْوَعْدِ

(۳۲۶۷۷) حضرت معروف بن ابی معروف الموصلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو ہم لوگوں نے ایک آواز سنی جو یہ اشعار پڑھ رہی تھی: (ترجمہ) اسلام پر ہر رونے والے کو رونا چاہیے۔ وہ ہلاکت کے قریب پہنچ گئے۔ وہ ابھی بہت زمانہ نہیں گزرا۔ دنیا ختم ہوگئی اور دنیا کا بہترین شخص چلا گیا۔ جو اس کے وعدوں کا یقین رکھتا تھا آج پریشان ہے۔

(۳۲۶۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى عُمَرَ حِينَ طُعِنَ ، فَقَالَ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنْ كَانَ إِسْلاَمُك لَنَصْرًا ، وَإِنْ كَانَتْ إِمَارَتُك لَفَتْحًا ، وَاللهِ لَقَدْ مَلأْتِ الأَرْضَ عَدْلاً حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَيْنِ لَيَتَنَازَعَانِ فَيَنْتَهِيَانِ إِلَى أَمْرِكَ ، قَالَ عُمَرُ : أَجْلِسُونِي ، فَأَجْلَسُوهُ ، قَالَ : رُدَّ عَلَيَّ كَلاَمَك ، قَالَ : فَرَدَّهُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَتَشْهَدُ لِي بِهَذَا الْكَلاَمِ يَوْمَ تَلْقَاهُ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَسَرَّ ذَلِكَ عُمَرَ وَفَرِحَ.

(۳۲۶۷۸) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے امیر المؤمنین: یقیناً آپ کا اسلام مسلمانوں کی مدد ثابت ہوا، اور آپ کی خلافت مسلمانوں کی فتح۔ اللہ کی قسم! آپ رضی اللہ عنہ نے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیا۔ یہاں تک کہ اگر دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہوتا تو وہ دونوں آپ کی طرف اپنا معاملہ سونپ دیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو مجھے بٹھا دو۔ پس لوگوں نے ان کو بٹھایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ پر دوبارہ اپنی بات دہراؤ۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دوبارہ اپنی بات دہرائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اس بات کی اس دن گواہی دو گے جب تم اپنے رب سے ملو گے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں۔ اس بات سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسرور ہوئے اور بہت خوش ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۲۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَصْحَابِهِ : مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ جِنَازَةً ، قَالَ عُمَرُ أَنَا : قَالَ : مَنْ عَادَ مِنْكُمْ مَرِيضًا ، قَالَ عُمَرُ : أَنَا ، قَالَ : مَنْ تَصَدَّقَ ، قَالَ عُمَرُ : أَنَا ، قَالَ : مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ صَائِمًا ، قَالَ عُمَرُ : أَنَا ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَجَبَتْ وَجَبَتْ.

(۳۲۶۷۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا: تم میں سے کون جنازہ میں حاضر ہوا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس نے صدقہ دیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس نے روزے کی حالت میں صبح کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت واجب ہو گئی، جنت واجب ہوگئی۔

(۳۲۶۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَرَّ عُمَرُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَعَائِشَةُ وَهُمَا يَأْكُلانِ حَيْسًا ، فَدَعَاهُ فَوَضَعَ يَدَهُ مَعَ أَيْدِيهِمَا ، فَأَصَابَتْ يَدُهُ يَدَ عَائِشَةَ ، فَقَالَ : أَوَّهْ ، لَوْ أُطَاعُ فِي هَذِهِ وَصَوَاحِبِهَا مَا رَأَتْهُنَّ أَعْيُنٌ ، وَذَلِكَ قَبْلَ آيَةِ الْحِجَابِ ، قَالَ : فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ. (بخاری ۱۰۵۳۔ نسائی ۱۱۴۱۹)

(۳۲۶۸۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہوا اس حال میں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ اور آپ دونوں حلوہ کھا رہے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی بلا لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ ہی اپنا ہاتھ ڈالا تو آپ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سے ٹکرا گیا اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اوہ! اگر اس کے اور اس کے ساتھیوں کے معاملہ میں میری بات مانی جاتی تو اس کو اور اس کے ساتھیوں کو کوئی آنکھ بھی نہ دیکھ سکتی۔ یہ حجاب کا حکم اترنے سے پہلے کا واقعہ تھا۔ پس اس پر آیت نازل ہوگئی۔

(۳۲۶۸۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَاءَ عَلِيٌّ إِلَى عُمَرَ وَهُوَ مُسَجًّى ، فَقَالَ : مَا عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسَجَّى.

(۳۲۶۸۱) حضرت جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے ارشاد فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ وہ چادر سے ڈھکے ہوئے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کرہ زمین پر کوئی شخص نہیں جو میرے نزدیک پسندیدہ ہو اس ڈھکے ہوئے شخص سے کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ سے اس کے نامہ اعمال کے ساتھ ملوں۔

(۳۲۶۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّ جِبْرِيلَ ، قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَقْرِءْ عُمَرَ السَّلاَمَ وَأَخْبِرْهُ ، أَنَّ رِضَاهُ حُكْمٌ وَغَضَبَهُ عِزٌّ. (ابن عدی ۲۶۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۲۶۸۲) حضرت سعید بن جبیر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کہیے: اور انہیں خبر دیجئے کہ یقیناً ان کی رضا ہی فیصلہ ہے اور ان کا غصہ معزز ہے۔

(۳۲۶۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامُ ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا ثَقُلَ أَطْلَعَ رَأْسَهُ إِلَى النَّاسِ مِنْ كُوَّةٍ ، فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ عَهِدْت عَهْدًا ، أَفَتَرْضَوْنَ بِهِ فَقَامَ النَّاسُ فَقَالُوا :قَدْ رَضِينَا ، فَقَامَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ :لاَ نَرْضَى إِلاَّ أَنْ يَكُونَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَكَانَ عُمَرَ.

(۳۲۶۸۳) حضرت صلت بن بھرام ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت سیار ابو الحکم ویشید نے ارشاد فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیماری جب بڑھ گئی تو وہ روشن دان سے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: اے لوگو! میں نے ایک فیصلہ کیا ہے کیا تم لوگ اس سے خوش ہو ے؟ پس لوگ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ ہم راضی نہیں ہوں گے مگر یہ کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوں۔ تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

(۳۲۶۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ :مَا كَانَ الإِسْلاَمُ فِي زَمَانِ عُمَرَ إِلاَّ كَالرَّجُلِ الْمُقْبِلِ مَا يَزْدَادُ إِلاَّ قُرْبًا ، فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ كَانَ كَالرَّجُلِ الْمُدْبِرِ مَا يَزْدَادُ إِلاَّ بُعْدًا.

(۳۲۶۸۴) حضرت ربعی ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ نہیں تھا اسلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مگر پذیرائی حاصل کرنے والے آدمی کی طرح روز بروز جس کی پذیرائی میں اضافہ ہو رہا ہو۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو وہ ہو گیا پیچھے جانے والی آدمی کی طرح جو روز بروز دور ہوتا جا رہا ہو۔

(۳۲۶۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شِمْرٍ ، قَالَ :لَكَأَنَّ عِلْمَ النَّاسِ كَانَ مَدْسُوسًا فِي جُحْرٍ مَعَ عِلْمِ عُمَرَ.

(۳۲۶۸۵) حضرت اعمش ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت شمر نے ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علم کے سامنے لوگوں کا علم ایک سوراخ میں چھپا ہوا تھا۔

(۱۷) ما ذُكِر فِي فضلِ عثمان بنِ عفّان رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کی فضیلت میں ذکر کی گئی ہیں

(۳۲۶۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَاءَ عُثْمَان فَقِيلَ :هَذَا عُثْمَان ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ مُلَيَّةٌ لَهُ صَفْرَاءُ قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ ، قَالَ :هَاهُنَا عَلِيٌّ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :هَاهُنَا طَلْحَةُ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ هَاهُنَا الزُّبَيْرُ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :هَاهُنَا سَعْدٌ ، قَالُوا :نَعَمْ ،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ